''رجوع الی الحق'' کی فہمائش ودعوت!

مفتی عارف محمود

سرمایہ داریت اور جمہوریت کے اثراتِ بد نے اس وقت نہ صرف چہار دانگ عالم پر اپنے خون آشام پنجے گاڑے ہوئے ہیں، بلکہ زندگی کے تمام شعبہ جات کو بھی متاثر کیا ہوا ہے، ایک عام آدمی سے لے کر سربراہانِ مملکت تک ہر کس وناکس اس نظامِ بد کی ضرورت وافادیت کو بیان کرنے میں مصروف نظر آتا ہے، حق خود ارادیت اور آزادیِ اظہار رائے سرمایہ داریت کی چھتری تلے سرگرم عمل جمہوریت کا ایک مؤثر ہتھیار سمجھا جاتا ہے۔

کچھ عرصہ سے بعض نامور علما اور چند بڑی نسبتوں کے حامل اہل حق کی طرف منسوب، بلکہ ''جانشین'' کہلانے والے حضرات اہل علم نے بھی اس بہتی گنگا سے ہاتھ دھونا شروع کردیا ہے۔علمائے دیوبند کی طرف منسوب یہ حضرات امام اہلِ سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب قدس سرہٗ سے نسبی رشتہ اور تعلق کے پیش نظر نہ صرف اپنے آپ کو ان کا علمی وفکری ترجمان اور جانشین قرار دیتے ہیں، بلکہ اسی بنیاد پر دیگر علمائے حق اور تلامیذ امامِ اہل سنت سے حق انتساب بھی چھیننے پر آمادہ نظر آتے ہیں، حالانکہ حقیقی صورت حال ان کے زعم وگمان کے بالکل برعکس ہے۔ خانوادۂ امامِ اہلِ سنت سے تعلق رکھنے والے مولانا زاہد الراشدی صاحب اور ان کے صاحبزادے عمار خان ناصر صاحب جو برملا ''غامدی'' کی شاگردی پر فخر کرتے ہیں، انہوں نے ''جمہوری وآئینی'' تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ''الشریعہ'' کے نام سے ایک ''آزاد فورم'' قائم کیا ہے، جو درحقیقت ہر طرح کی دینی، مسلکی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد ہے، جس میں وہ عموماً بدعتی، گمراہ، ملحدین و روافض، مستشرقین کے پروردگان، متجددین اور غامدیت کے خوشہ چینوں کے مضامین ودلائل بلا تأمل شائع کرکے خدا معلوم کون سا ''مقدس فریضہ'' انجام دے رہے ہیں، اس پر مستزاد یہ کہ اگر اہل حق میں سے کوئی صاحب علم ان حضرات کو اس پر تنبیہ کرے اور رجوع الی الحق کی فہمائش کرے، تو بجائے اصلاحِ احوال کے اس کو فریق ثانی کا موقف معلوم نہ کرنے کے عذر لنگ کی بنیاد پر استہزا وتمسخر کے ساتھ ٹھکرادیا جاتا ہے، حالانکہ ''الشریعہ'' کا ''آزاد فورم'' ان کے موقف کو پوری وضاحت کے ساتھ ایک عرصے سے علی الاعلان بیان کررہا ہے۔

ان حضرات کی یہ روِش نہ صرف اہل سنت علمائے دیوبند کے دینی وفکری تشخص کے لیے بلکہ ان سے وابستہ مسلمانوں کے دین وایمان اور دینی وفکری نظریات کے لیے کس قدر خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس پر علمائے دیوبند کے سرخیل، ہمارے استاذ وشیخ، استاذ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم واطال اللہ بقاءہٗ علینا کی خیر خواہانہ گرفت، گزارشات اور رجوع الی الحق کی فہمائش ودعوت بھی قارئین کی خدمت میں عن قریب پیش کی جائیں گی، لیکن اس سے قبل حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا اس نوعیت کے ''آزادفورم'' کے حوالہ سے ایک واقعہ اوران کی رائے زیب قرطاس کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے، تاکہ ان امور میں اکابر علمائے دیوبند کا دینی اور فکری تشخص ہمارے سامنے آجائے۔

دبستانِ شبلی سے تعلق رکھنے والی نامی گرامی شخصیت، جدید وقدیم علوم کے ماہر، مشہور صحافی وفلسفی، ابتدا میں بد دین اور حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ کی صحبت کیمیا میں آنے کے بعد ایک اعلیٰ مرتبت محافظ دین حضرت مولانا عبد الماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ سے کون واقف نہیں۔ مرحوم حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ سے کی گئی اصلاحی مراسلت کے اپنے مرتب کردہ مجموعہ ''حکیم الامت - نقوش و تأثرات'' میں اپنے زیر ادارت طبع ہونے والے ہفتہ واری پرچہ ''سچ'' اوراس میں شائع ہونے والے مضامین کے حوالہ سے رقم طراز ہیں:

> ''دسمبر ۲۹ء کا چل رہا ہے، صدق کا نقش اول ''سچ'' (ہفتہ وار) اس وقت اللہ کے فضل سے زور وشور سے نکل رہا ہے، دو بزرگ ایسے بھی تھے جن کی خدمت میں انتہائی تعلق کے باوجود پرچہ نہیں بھیجا جاتا تھا، ایک اپنے سب سے بڑے محبوب مولانا محمد علی جوہرؒ، دوسرے اپنے سب سے بڑے مقتدا مولانا تھانویؒ۔ دونوں کا رعب، ادب اور لحاظ اتنا غالب تھا کہ پرچہ نذر کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی، خدا معلوم کس وقت، کس مضمون پر، کیا اعتراض کربیٹھیں، اس وقت کچھ کرتے دھرتے نہ بنے گی، نہ اپنے ضمیر وبصیرت کے خلاف چلنے پر عقل آمادہ ہوگی اور نہ ان حضرات کے ارشادات کی عدم تعمیل کو دل قبول کرے گا۔ لیکن اب ''سچ'' کے سلسلہ میں ایسی صورت (پیش) آئی کہ حکیم الامت سے رجوع کرنا ناگزیر ہوگیا، صورت یہ ہوئی کہ ''سچ'' میں ایک مسلسل مضمون' ظہورِ مسیح ودجال اورخروج یاجوج وماجوج پر، یورپ اور اسلام، اور دوسرے بڑے بڑے عنوانات سے کوئی ڈیڑھ سال سے نکل رہا تھا، لکھنے والے حیدرآباد دکن کے ایک صاحب علم صوفی اور خانقاہ جیلانیہ مستعد پورہ کے شیخ مولوی محمد شاہ صاحب قادری تھے، جنہوں نے کسی مصلحت سے اپنا اخباری نام ''عبد اللہ شاہ قادری'' رکھا تھا، احادیث متعلقہ کی ایک نئے انداز پر تفسیر کر کے موصوف دکھا یہ رہے تھے کہ پیشگوئی ہمیشہ تمثیل ومجاز کے پردہ میں ہوتی ہے، چناں چہ حدیث نبوی میں دجال اور یاجوج وماجوج سے مراد اقوام فرنگ ہیں۔

عام علما کو اس تعبیر سے شدید اختلاف تھا، مضمون کے شروع میں ایڈیٹوریل تمہید میں اگرچہ یہ لکھ دیا گیا تھا کہ مدیر کو نہ اس کے مطالب سے لفظ بہ لفظ اتفاق ہے، نہ یہ انداز تحریر ہی زیادہ پسند ہے، جب اس مضمون کے بیسیوں نمبر نکل چکے تو اپنی ذمہ داری کا احساس ذرا زیادہ ہوا، اور اگست ۱۹۲۸ء سے دسمبر ۱۹۲۹ء تک پورے ڈیڑھ سال کے کل پرچے مولانا کی خدمت میں تنقید کے لیے ارسال کیے۔ اس کے جواب میں حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ نے فرمایا:

''مفصل دیکھنا تو مشکل تھا، لیکن مجمل مطالعہ بھی غالباً مفصل مطالعہ کی طرح ہوگا، میں نے مختصراً اُصولی جواب لکھ دیا ہے، اب ضرورت اس کی ہے کوئی صاحب علم اصل مضمون کو مطالعہ کریں اور میری مختصر عرض داشت ذہن میں رکھیں تو امید ہے کہ کوئی جزو بلا جواب نہ رہا ہوگا''۔ (پرچہ کو ''آزاد فورم'' بنانے کے نقصانات کے بارے میں حکیم الامت قدس سرہٗ نے فرمایا): ''اس کا ضرور قلق ہے کہ اخبار ''سچ'' کے عموماً لوگ معتقد ہیں، اس میں شائع ہونے سے مضمون کو سچ ہی سمجھتے ہوں گے اور باطل میں مبتلا ہو گئے ہوں گے، اس لیے میں نے پہلی یا دوسری ملاقات میں زبانی یا تحریری عرض کیا تھا کہ کوئی مضمون دینی، بدون ملاحظہ مولانا حسین احمد (مدنی) صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) کے شائع نہ کیا جائے، معلوم نہیں کب تک اس سے قلق رہے گا۔ اصل سبب اس توسع کا مذموم نہیں، یعنی حسن ظن، لیکن ہر شئے کے حدود ہوتے ہیں، حسنِ ظن کی بھی ایک حد ہوتی ہے، اس سے تجاوز ایسا ہے جیسے غذائے لطیف ومقوی کی مقدار معقول سے تجاوز کر کے تخمہ کا سبب بن جاتی ہے، چنانچہ شیخ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں گلستان میں حسن ظن کی تعلیم فرمائی ہے:

ہر کرا جامہ پارسا بینی
پارسا دان و نیک مردان گار

وہاں بوستان میں اس کی حد بتلانے کو یہ فرمایا:

نگہ دارد آں شوخ در کیسہ در
کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بُر

یعنی قبل تجربہ وامتحان سب کے ساتھ معاملہ احتیاط کا کرے، اسی طرح ہر صالح صورت، عالم نام کا ادب وعظمت تو ضروری ہے، مگر اس کی تحریر وتقریر کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ کرنا جس کا اثر اپنے نفس یا دوسروں کے نفس پر ایسے رنگ میں ہو جو بڑی خطرناک ہے، یہ حد سے تجاوز ہے، إلا أن یشھد بصحتہ من کان موقفا، أی بدلیل صحیح۔ مدیر صاحب سے یہ شکایت ہے کہ قبل تحقیق اس کو شائع کر دیا، خدا جانے! کتنی امت محمدیہ غلطی میں مبتلا ہوگئی ہوگی اور جو عذر اشاعت کا لکھا گیا ہے، محقق علما سے استفتا کر لیا جائے کہ وہ عنداللہ عذر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تاوقتیکہ اس مضمون کے بطلان کی، اور

اشاعت کے خطا ہونے کی تصریح شائع نہ کی جاوے''۔

مولانا عبدالماجد دریابادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حکیم الامت قدس سرہٗ کے ان ارشادات کونقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''حق کون کہتا ہے کہ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے؟ تنقید مضمون نگار کے اصل مضمون پر جو ہوئی وہ تو ہوئی، باقی خود ایڈیٹر کی تنبیہ بھی بہت برمحل رہی، اُسے بتایا گیا کہ ایڈیٹر کی ذمہ داری بہت بڑی ہوتی ہے، ہر رطب ویابس کو چھاپ دینا اس کا کام نہیں، مضامین اگر گمراہ کن ہیں تو اشاعت باطل کی ذمہ داری سے وہ بچ نہیں سکتا، اور دلالت علی الخیر پر جب اجر وصلہ ہے تو ''دلالت علی الشر'' پر کیوں نہ وعید موجود ہو؟ مولانا کو اپنے اس نیاز مند کی خاطر بہت عزیز تھی اور یقیناً وہ اس کے معاملات میں بڑی رعایت اور مروت کو دخل دیتے تھے، اس سے بہت ہی رواداری برتتے تھے، تاہم اصلاحی شان سب پر غالب تھی اور اپنے مخلصوں، نیازمندوں، خادموں کو وہ ضرورت کے موقع پر اور ضرر دینی سے بچانے کے لیے نہ ٹوکنا تدین وآئین صداقت کے خلاف اور بجا طور پر خلاف سمجھتے تھے۔ طبیب کی دوستی اور خیراندیشی یہی ہے کہ وہ مریض کی مرضی پر نہیں، مریض کے مرض پر نظر رکھے''۔

(حکیم الامت-نقوش وتأثرات،ص:۱۰۲-۱۰۹،سعدی بک ڈپو، وصی آباد، الٰہ آباد، ہند،ط:۱۹۹۰ء)

محترم قارئین! اس واقعہ اور حکیم الامت قدس سرہٗ کے ارشادات سے اس طرح کی ''آزاد فورمز'' کے بارے میں اکابر علما کے ذوق ومزاج کی ایک جھلک آپ نے ملاحظہ کرلی، اب بغیر کسی تاخیر کے انہی اکابر علمائے دیوبند کے حقیقی جانشین وترجمان، اپنے استاذ وشیخ، استاذ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم واطال اللہ بقاءہٗ علینا کی طرف سے (بروز جمعہ ۲ صفر، ۱۴۳۵ھ/۶ دسمبر، ۲۰۱۳ء) خانوادۂ امامِ اہل سنت مولانا زاہد الراشدی صاحب، ان کے صاحبزادے عمار خان ناصر صاحب اور ان حضرات کی سرپرستی وزیرادارت ''آزاد فورم'' کے نام سے شائع ہونے والے ماہنامہ ''الشریعہ'' کے بارے میں فرمائے ہوئے کڑوے سچ اور رجوع الی الحق کی دعوت وفہمائش کو قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، حضرت شیخ دامت برکاتہم نے فرمایا:

''اللہ بزرگ وبرتر جلّ وعلا نے علماء دیوبند کو دین اسلام اور شریعت بیضاء کی بے مثال خدمت سے سرفراز فرمایا ہے، جس کے آثار کا پوری دنیا میں مشاہدہ کیا جاتا رہا ہے، وہیں باطل کی سرکوبی اور استیصال کرنے میں بھی اس مقدس جماعت کی نظیر موجود نہیں۔

مولانا ابوعمار زاہد الراشدی نے ''آزاد فورم'' کے نام سے ماہ نامہ ''الشریعہ'' میں حساس، نازک اور اہم موضوعات پر ایسی تحریریں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کررکھا ہے، جو نہ صرف مذہب اہل سنت، مسلک احناف اور مشرب دیوبند سے مطابقت نہیں رکھتیں، بلکہ وہ سراسر اسلام کے اجماعی مؤقف سے بھی متصادم ہوتی ہیں، اس قسم کی ہفوات کا اصل

مرکز زاہد الراشدی صاحب کا بیٹا محمد عمار خان ناصر غامدی ہے۔

مولانا زاہد الراشدی کی بعض ترجیحات اور تحریرات پر بھی علماء دیوبند کو شدید تحفظات ہیں، کئی اکابر و محققین کے مسلسل توجہ دلانے اور باحوالہ مدلل گفتگو کے باوجود ان حضرات نے اپنی روش نہیں بدلی اور بدستور ان کی یہ ایمان سوز تحریریں شائع ہو رہی ہیں، بلکہ مولانا زاہد الراشدی ان بے اصولیوں پر اپنے بیٹے کو روکنے کی بجائے اس کی حوصلہ افزائی، بلکہ دفاع بھی کرتے ہیں۔ ''الشریعۃ'' انہی کی نگرانی اور سرپرستی میں شائع ہو رہا ہے، لیکن انہوں نے تاحال نہ یہ سلسلہ ختم کیا اور نہ ہی اپنے بیٹے کو اس سے برطرف کیا، تنبیہ و تفہیم کا ہر طریقہ اب تک بے اثر ہی رہا۔ فیا للأسف !!۔

یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ خانوادۂ علم و عرفان سے جب کوئی فتنہ نمودار ہوتا ہے تو اس کے اثرات دور دور تک پہنچتے ہیں اور ضرر بھی شدید ہوتا ہے، کیوں کہ ہر مسلمان کے لیے اپنے ایمان، عقائد، افکار اور نظریات کی حفاظت انتہائی ضروری، بلکہ فرض ہے اور دیگر موضوعات کی طرح جملہ اہم، نازک اور حساس موضوعات پر بھی اپنے اکابر اہل سنت (کثّر اللّٰہ سوادھم) کی کتابیں اور تحقیقات کافی وشافی موجود ہیں، اس لیے عوام الناس کو ان حضرات کے ''آزاد فورم'' کی کوئی ضرورت نہیں، بلکہ اس سے اجتناب اور اس کا بائیکاٹ کرنا لازم ہے۔

عوام و خواص کو چاہیے کہ وہ ماضی قریب کے امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ، وکیل صحابہ مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اور وکیل احناف مولانا محمد امین صفدر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات پر مضبوط اعتماد رکھیں اور جمہور اہل سنت ہی سے وابستہ رہیں۔ سردست انتہائی ضروری ہے کہ اس ضال ومضل ٹولے کا ہر محاذ پر بائیکاٹ کیا جائے، شاید یہ طریقہ ان کے رجوع الی الحق کا ذریعہ بن جائے۔ اہل حق کو ان کی ذات سے کوئی کد نہیں، ان کے نظریات اور رویے سے شکایت ہے، اسی کی اصلاح کے لیے بائیکاٹ کی تجویز دی گئی ہے''۔

امید ہے کہ خانوادۂ امام اہل سنت ''مولانا زاہد الرشدی صاحب بمع صاحبزادہ'' حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم واطال اللہ بقاءہٗ علینا کی خالص نصح پر مبنی اس فہمائش اور رجوع الی الحق کی دعوت کو ''موقف نہ معلوم کرنے کے عذر لنگ'' کا سہارا لیے بغیر نہ صرف قبول کریں گے، بلکہ اس سابقہ روش سے براءت کا اعلان بھی اسی جوش و جذبہ اور بھرپور تشہیر کے ساتھ کریں گے، جیسے ''الشریعہ'' کے ''آزاد فورم'' میں باطل مواد کی کرتے رہے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے عاجزانہ التماس و دعا ہے کہ حق کی نصیحت قبول کرنے کی توفیق سے نوازیں اور صراطِ مستقیم پر استقامت عطا فرمائیں۔